تجارت کے لیے قرض پر تجارت سے پہلے ربا کی تعیین اور وصولی کا وثیقہ تیار کرلیا جاتا ہے۔تجارت سے نفع یا فیکٹری اورمل کی تکمیل اوراس سے حاصل شدہ منافع تو بعد میں ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات نفع کی نوبت ہی نہیں آتی ہے مگر طے شدہ وثیقہ کے مطابق مقروض سود دینے کا پابند ہوتا ہے۔تجارتی قرض سے نفع یقینی نہیں مگر سود یقینی اور حتمی ہے۔ بلکہ بسا اوقات نفع ہوتا ہے مگر متعین سود کی ادائیگی میں ہی وہ نفع اڑ جاتا ہے اور مقروض کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔اس لیے یہ سمجھنا کہ تجارتی قرض میں سود ظلم نہیں بلکہ فریقین کے لیے فائدہ ہی فائدہ ہے حقیقت واقع کے یکسر منافی ہے۔ بلکہ بنک کے ساتھ تو تجارت اور مشارکت کی بنیاد پر معاملہ کرنا بھی محل نظر ہے کیونکہ بنک کی بنیاد ربا اور سود پر ہے وہ سودی ادارہ ہے تجارتی ادارہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: '' **لاتشارک یهودیا ولا نصرانیا ولا مجوسیا. قیل ولِمَ؟ قال لأنهم یُربون والربا لا یحل**'' [کنزل العمال ۱۹۳/۴۵ بحواله مصنف عبد الرزاق] ''کسی یہودی،نصرانی یا مجوسی کے ساتھ شرکت کا معاملہ نہ کرو۔ان سے عرض کیا گیا ان سے شراکت کیوں نہ کریں آپ اس سے کیوں منع کرتے ہیں ؟انھوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لوگ ربا کے معاملات کرتے ہیں اور ربا حلال نہیں ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے ایک اصول کے طور پر فرمایا: '' حلال بھی واضح اور حرام بھی واضح ہے اوران دونوں کے مابین کچھ ملتے جلتے امور ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے ، جوکوئی ان ملے جلے امور سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو ان میں مبتلا ہوگیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو مخصوص سرکاری چراگاہ کے گرد اپنے مویشی چراتا ہے اور قریب ہے کہ وہ اس چراگاہ میں اپنے جانور ڈال دے۔'' [بخاری الایمان باب فضل من استبرأ لدینه] حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں '' **لا یعلم کثیر من الناس** '' یعنی اکثر لوگ نہیں جانتے سے مراد یہ ہے کہ اکثر لوگ ان معاملات کا حکم نہیں جانتے۔جامع ترمذی میں اس کی وضاحت ہے کہ اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ وہ حلال یا حرام ہیں۔مزید فرماتے ہیں: ''اس حدیث مراد یہ ہے کہ ان چیزوں کی حلت وحرمت کا حکم معلوم کرنا ممکن ہے لیکن یہ انہی لوگوں کے لیے جو اجتہاد کے درجے پر فائز ہوں۔اور شبہات ان لوگوں کے لیے ہیں جو مجتہد نہیں۔ کیونکہ عوام الناس کو یہ شبہات اس لیے واقع ہوتے ہیں کہ وہ دلیلوں میں ترجیح قائم نہیں کرسکتے۔'' [فتح الباری]

لہٰذا ربا اور سود کا معنی اور اس کے اطلاقات واضح ہوجانے کے بعد یہ شبہ نہیں رہتا کہ قرض پر اضافہ وصول کرنا اور میعاد میں اضافے کے ساتھ ساتھ سود میں اضافہ کرتے رہنا حرام ہے۔یہ قرض شخصی پر ہو یا اجتماعی دونوں صورتوں میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔اس طرح ربا الفضل کو بھی رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا۔ لینے دینے والوں کو برابر کا مجرم قرار دیا۔اگر بعض امور میں اشتباہ ہو تو آپ ﷺ کے اس فرمان کی بنا پر اس سے بھی اجتناب ہی کرنا چاہیے۔مگر افسوس کہ کچھ حضرات صریح حکم کے باوجود ربا النسیئه اور ربا الفضل میں بھی جواز کی راہیں ڈھونڈنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔

اخوت اسلامی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

عبدالرحیم روزی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص و براءت کا حکم اور اس کی سزا:

(الف) قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص سے منع:

۱۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿محمد رسول اللّٰہ والذین معه أشدآء علی الکفار ......فاستغلظ فاستویٰ علی سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار ......﴾ [الفتح ۲۹] یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقامِ عالی اور صفات جلیلہ کو دیکھ کر کفار جل بھن جاتے ہیں اور وہ حسد کی بھٹی میں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں۔ کسی مسلمان کا عمل ایسا نہیں ہوتا۔ امام مالکؒ نے آیت ہذا سے استدلال کیا ہے اور ایک گروہ علماء نے ان کی موافقت کی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والے کافر ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر]

۲۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿مآ أفآء اللّٰه علی رسوله من أهل القریٰ فللّٰه وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل ......للفقرآء المهاجرین الذین أخرجوا من دیارهم وأموالهم یبتغون فضلاً من اللّٰه ورضوانا وینصرون اللّٰه ورسوله ...... والذین جآء وا من بعدهم یقولون ربنااغفر لنا ولإخواننا الذین سبقونا بالإیمان ......رحیم﴾ [الحشر ۷۔۱۰]

امام مالکؒ اور احمد بن حنبلؒ نے ان آیات سے استدلال کیا ہے کہ مال فے میں ان لوگوں کا کوئی حصہ نہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر]

۳۔ ارشاد الٰہی: ﴿والذین اتبعوهم بإحسان﴾ کی تفسیر میں امام محمد بن عمر بکری رازیؒ فرماتے ہیں کہ ''......جو بدنصیب شخص مہاجرین و انصار کے حق میں اچھی باتیں نہیں کرتا وہ اللہ کی خوشنودی اور اجر و ثواب کے مستحق لوگوں میں شامل ہونے کا اہل ہی نہیں۔'' [بحوالہ الصحابة ومكانتهم ۸۲]

(ب) احادیث رسول میں تنقیص صحابہ سے منع:

نبی اقدس ﷺ کو انکشاف ہوا کہ میرے بعد بعض ناعاقبت اندیش لوگ میرے اصحاب کو معاف نہیں کریں گے اور ان کی تنقیص کا ہر ممکن پہلو ڈھونڈیں گے۔ لہٰذا آپ نے اپنے یارانِ وفا کی غیر معمولی فضیلت بیان فرمائی، امت کو ان کے اونچے مقام سے آگاہ فرمایا، اجتماعی فضائل بھی بیان کیئے اور انفرادی مناقب بھی۔ اور توہین و تنقیص کے اسباب کی روک تھام کی اسی حوالے سے کچھ ارشادات نذر قارئین ہیں:

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " لاتسبوا اصحابی فوالذی

نفسی بیده لو أنفق احدکم مثل أُحد ذهبا مابلغ مدّ أحدهم ولانصیفه" [اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیه الشیخان فضائل الصحابة باب تحریم سب الصحابة ح١٦٤٩ ،سنن ابی داؤد کتاب السنة باب فی النهی عن سبّ أصحاب رسول الله ﷺ ح٤٦٣٣] "لوگو میرے یاروں کو گالی مت دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی کوہِ اُحد کے برابر سونا صدقہ کرو گے تب بھی ان میں سے کسی کے ایک مد کے برابر کو پہنچ گا نہ آدھا مد کو۔"

۲۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**اللّٰه اللّٰه في اصحابي لاتتخذوهم غرضاً بعدی، فمن أحبهم فبحبی أحبهم ومن أبغضهم فببغضی أبغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذا نی فقد اذی الله ومن اذی الله أوشک أن یأخذه**" [مسند احمد ،ترمذی مناقب وقال حسن غریب] "لوگو! میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ کا خوف کرو، تم میرے بعد انہیں ہدف تنقید مت بناؤ، جو ان سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے، جو ان سے بغض وعناد رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض وعناد کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے، جو ان کو تکلیف پہنچاتا ہے بے شک اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی، جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی، جلد از جلد اللہ اسے پکڑ لے گا۔"

۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ خطبے میں فرمایا: "**أیما رجل من أمتی سببته سبّةً أولعنته لعنةً فی غضبی فإنما أنا من وُلد آدم أغضب کما یغضبون وإنما بعثنی رحمةً للعالمین فاجعلها علیهم صلاة یوم القیامة** ......" [سنن أبی داؤد کتاب السنة باب فی النهی عن سبّ أصحاب رسول الله ح٤٦٣٤] "میں نے ناراضگی میں میری امت کی کسی آدمی سے سخت بات کی ہو یا لعنت بھیجی ہو تو میں بھی انسان ہوں، دیگر انسانوں کی طرح غم وغصہ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی رحمت بنا کے بھیجا ہے۔ اے اللہ میری درشت بات کو ان کے لیے رحمت میں تبدیل کیجئے۔"

(ج) اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

۱۔ ترجمان القرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "**لاتسبوا اصحاب محمد** ﷺ **فلمقام أحدهم ساعة خیر من عمل أحدکم أربعین سنه**" [مسند احمد، مهذب شرح طحاویة ٣٨١] لوگو محمد ﷺ کے اصحاب کو گالی مت دو، ان کی ایک ساعت تم میں سے کسی کی چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔"

۲۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضي الله عنها نے مجھے کہا: "**یاابن اختی أمروا أن یستغفروا لأصحاب النبی** ﷺ **فسبوهم**" [منة المنعم شرح صحیح مسلم باب فیمن سب الصحابة از

صفی الرحمن مبارکفوری] ''اے بھانجا ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اصحاب محمد ﷺ کے لیے مغفرت کی دعا کریں تو انہوں نے گالیاں دینا شروع کر دیں۔'' نیز مسروق تابعی بیان کرتا ہے کہ ام المؤمنین رضي الله عنها نے کہا:" **سمعت النبی ﷺ یقول: لا تذهب هذه الأمة حتى يلعن آخرها أولها** [رواه البغوی] ''کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ امت ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کا آخر، اس کے اول گروہ پر لعن طعن کرے۔''

۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ کا فرمان ہے:" **لاتسبّوا أصحاب محمد ﷺ فإن الله قد أمرنا بالاستغفار وهو يعلم أنهم سيقتتلون**"[رواه ابن بطة في الشرح ،الإبانة على اصول اهل السنة والديانة ١١٩، تفسير قرطبي ١٨/ ٣٣] " تم اصحاب رسول ﷺ کو گالی مت دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے لیے استغفار کرنے کا حکم دیا ہے حالانکہ اس کو علم ہے کہ وہ آپس میں قتال کریں گے۔''

۴۔ عبد الرحمٰن بن ابزیٰ کا فرمان ہے:'' صحابہ کرام ؓ کو کافر قرار دینے والا شخص خود گمراہ، مباح الدم اور خارج عن الملہ ہے۔ اگر کوئی ان سے متعلق بخیل، بزدل اور غیر زاہد کے الفاظ استعمال کرے تو سخت تادیبی کارروائی کا مستحق ہوگا۔

[ہفت روزہ الفرقان کویت بکم مارچ ٢٠٠٤ شمارہ ١٣/٨٢٨۔٣٨/٣٩٨ نقلاً عن الشفاء ٢/ ٣٠٧]

(د) ائمہ اہل بیت کے فرامین:

۱۔ امام علی الرضاؒ نے امام موسیٰ الکاظمؒ سے، انہوں نے امام جعفر صادقؒ سے آپ نے امام محمد باقرؒ سے آپ نے علی السجادؒ سے آپ نے شہید کربلا حضرت حسین ؓ سے آپ نے حضرت علی مرتضیٰ ؓ سے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:" **من سبّ نبيا قتل ومن سبّ صاحب نبي جُلد**"[مسند اهل بيت از حاجی خلیل الرحمن بلغاری ح: ١٥٨١ بحواله مسند امام علی الرضا] ''جو آدمی کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کیا جائے گا اور جو آدمی کسی نبی کے صحابی کو گالی دے اسے کوڑے مارے جائیں گے۔''

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" **من سبّني فاقتلوه ومن سبّ اصحابي فاجلدوا** ''جو مجھے گالی دے اسے قتل کرو، اور جو میرے اصحاب کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔''[منهاج الأئمة تأليف عبد الصمد بلغاري باب ذكر أصحاب النبي ﷺ ٣٦ عن الصدوق في جامعه ٢٠٤]

۳۔ امام حسن عسکری اپنی تفسیر المعروف تفسیر عسکری ص ١٩٦ میں صحابہ کرام کو گالی دینے اور بغض رکھنے والوں کے حوالے سے فرماتا ہے:'' **لو أن رجلاً ممن يبغض آلَ محمد وأصحابه الخير ين أو واحدا منهم يعذبه الله عذاباً لو قسم على مثل عدد خلق الله لأهلكهم أجمعين** '' یعنی اگر کوئی آدمی آل محمد ﷺ اصحاب کرام سے یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ عداوت رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے دردناک عذاب سے دوچار کرے گا جسے کل کائنات کی مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کو ہلاک کر دے۔''[ماہنامہ میثاق مارچ ٢٠٠٩]

(ھ) تابعین عظام، مفسرین وائمہ فقہ کا موقف:

۱۔ قتادۃ بن دعامہ السدوسی نے سورۃ الحشر ۱۰ ﴿والذین جاء وا من بعدھم﴾ کی تلاوت کے بعد فرمایا: '' إنما أمروا أن یستغفروا لأصحاب النبی ﷺ ولم یؤمروا بسبّھم'' لوگوں کو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ ؓ کے لیے استغفار کریں، یہ نہیں کہا گیا تھا کہ وہ انہیں برا بھلا کہیں۔'' [تفسیر جامع البیان المعروف تفسیر طبری ۲۸/۴۴]

۲۔ امام ابن الجوزیؒ مفسرؒ زجاج کا یہ قول نقل کرتے ہیں '' آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ نے جو مال اپنے رسول ﷺ کے لیے بآسانی عطا فرمایا وہ اللہ، رسول ﷺ اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اصحاب پیغمبر ﷺ سے محبت کرتے ہوں۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد ہے ﴿والذین جآء وا من بعدھم﴾ یعنی وہ اس حال میں آئے کہ ان کی زبان پر یہ دعاء جاری ہو ﴿ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذین سبقونا بالإیمان﴾ پس جو شخص اصحاب رسول کے لیے رحمت کی دعا کرتا ہے اور اس کے دل میں ان کے لیے کوئی حسد وکھوٹ نہیں تو نصِ قرآنی کی رو سے وہی مسلمانوں کے مالِ فے کا حقدار ہے۔ [زاد المسیر فی علم التفسیر ۸/۲۱۶] شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا کلام بھی مالِ فے کے استحقاق بارے میں اسی طرح ہے۔ [منھاج السنة ۱/۱۵۳، شرح الطحاویہ ۵۲۹]

۳۔ امام بغویؒ آیت مذکورہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: '' پس ہر وہ شخص جس کے دل میں کسی صحابی کے بارے میں کینہ ہوگا، اور وہ ان سب کے لیے دعائے رحمت نہ کرتا ہو وہ ان لوگوں میں شامل نہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مراد لیا ہے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو تین مراتب میں تقسیم کیا ہے: مہاجرین، انصار اور بعد میں آنے والے پیروکار جنہیں وصف استغفار کے ساتھ متصف کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو شخص اس صفت سے محروم ہوگا وہ مومنوں کی جملہ اقسام سے باہر ہے۔ [تفسیر بغوی]

۴۔ عامر بن شرحبیل شعبیؒ کا فرمان ہے: کہ '' یہود ونصاریٰ ایک خصلت میں صحابہ پر سبّ وشتم کرنے والوں پر برتری کا دعویٰ کرسکتے ہیں وہ یوں کہ جب یہود سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت کے بہترین کون لوگ ہیں؟ جواب ملا: اصحاب موسیٰ علیه الصلاة والسلام، عیسائیوں سے پوچھا گیا کہ تمہاری ملت کے بہترین کون ہیں؟ کہا: سیدنا عیسیٰ علیه الصلاة والسلام کے حواری جب رافضیوں (یہ خوارج ونواصب کے بالمقابل صحابہ کے خلاف انتہا پسندانہ رویہ اور عقیدہ رکھنے والا فرقہ تھا) سے سوال ہوا کہ تمہاری ملت کے بدترین کون ہیں؟ تو ان کا جواب تھا: اصحاب محمد ﷺ، انہیں حکم دیا گیا کہ ان کے لیے دعائے مغفرت کریں تو انہوں نے سبّ وشتم شروع کردیا۔ [تفسیر بغوی، قرطبی، منھاج السنة، شرح الطحاویة]

۵۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا ارشاد ہے: کہ '' الناس علی ثلاث منازل: المھاجرون، والذین تبؤوا الدار والإیمان، والذین جآء وا من بعدھم فاجتھد أن لا تکون خارجاً من ھذہ المنازل'' لوگوں کی تین اقسام ہیں:

مہاجرین، وہ لوگ جنہوں نے شہر (مدینہ) اور ایمان کو گھر بار بنالیا، اور تیسرے ان کے بعد آنے والے۔ پس کوشش کرو کہ ان اقسام سے باہر نہ نکلے۔' [تفسیر بغوی]

۶۔ امام مالک بن انسؒ نے آیت ﴿والذین جآء وا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ......﴾ سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ اس رافضی کے لیے مال فے میں سے حصہ نہیں جو اصحاب رسول ﷺ کو گالیاں دیتا ہو، کیونکہ یہ شخص ان تین چار آیات کی کٹیگری میں نہیں آتا جن کو اللہ تعالیٰ نے "مال فے" کا مستحق قرار دیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔" [تفسیر ابن کثیر]

۷۔ امام احمد بن حنبل: "آپؒ نے صحابہ کرامؓ کی عدالت و دیانت، مشاجرات صحابہ پر تفصیل سے کلام اور دفاع کرنے کے بعد صحابہ کرامؓ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے والوں کا حکم بایں الفاظ بیان فرمایا: "**وخیر ھذہ الأمة بعدنبیھم ابو بکر، وعمر بعد ابی بکر وعثمان بعدعمر وعلی بعدعثمان رضی اللہ عنھم أجمعین. فھم الخلفاء الراشدون المھدیون ثم أصحاب رسول اللہ ﷺ بعد ھؤلاء الأربعة خیر الناس لایجوز لأحد أن یذکر شیئا من مساویھم ولا یطعن علی احد منھم بعیب ولا بنقص، فمن فعل ذلک وجب علی السلطان تأدیبه وعقوبته ولیس له أن یعفو عنه بل یعاقبه ثم یستتیبه فإن تاب وإن لم یتب أعاد عنیه العقوبة ثم خلده الحبس حتی یموت أویرجع.**" [طبقات الحنابلہ ۱/۲٤، ذکرہ المقدسی فی الردعلی الرافضة ص ۳۲۵] "رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امت کا بہترین شخص ابوبکر صدیق، پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر علی مرتضیٰ ؓ یں یہی چار خلفائے راشدین ہیں۔ پھر ان کے بعد اصحاب نبی ﷺ ہیں۔ کسی کے لیے روا نہیں کہ ان کے عیوب ونقائص بیان کرے اور طعن و تشنیع کرے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو حاکم وقت پر لازم ہے کہ ایسے بدزبان آدمی کے ساتھ تادیبی کارروائی کرے، اسے معاف کرنے کا حق نہیں پہنچتا بلکہ اسے سزا دے اور توبہ کروائے، اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ دوبارہ سزا دے پھر حبس دوام میں رکھے یہاں تک کہ جیل میں ہی مرجائے یا وہ رجوع کرے۔" حافظ ابن حجرؒ نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسے قتل کیا جائے گا۔ [الفتح مناقب ح: ٤٠٧٤]

۸۔ قاضی عیاض المالکی: "آل بیت اطہار، ازواج مطہرات اور اصحاب کرام کی دشنام طرازی کرنا اور تنقیص وتوہین کا ارتکاب حرام ہے۔ اور اس کا مرتکب لعنت کا سزاوار ہے۔ [الشفاء ۲/۲۰۷]

۹۔ علامہ شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں "اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو ہماری طرف دین کی کوئی اصل پہنچتی نہ شاخ، ہم فرائض سمجھتے نہ کوئی سنت۔ نہ کوئی حدیث اور خبر کا علم رکھتے۔ لہٰذا جو کوئی ان میں طعن اور سب وشتم کرے گا وہ دین سے صاف صاف نکل گیا۔ کیونکہ یہ اس لیے ایسا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ان صحابہ کرامؓ کے بارے میں بتائے ہوئے ثناو فضائل کو درست نہیں سمجھتا۔" [کتاب الکبائر کبیرہ نمبر ۷۰]

۱۰۔ امام نووی: "کسی بھی صحابی رسول ﷺ کو گالی دینا حرام ہے اور فحش قسم کے محرمات میں شامل ہے۔ چاہیے کہ

کوئی صحابی فتنوں میں ملوث ہو یا نہ ہو، وہ لوگ اجتہاد و تاویل کرتے تھے۔[تحفة الاحوذی ٤/٣٦٠ بحواله شرح نووی]

١١۔ بعض شوافع اور امام سبکیؒ: حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جنت کی خوشخبری کے حامل صحابہ کو گالی دینے والا کافر ہے۔ اس کو قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے رسول اللہ ﷺ کی تکذیب لازم آتی ہے۔

[فتح الباری ٧/٣٦ مناقب صحابه باب فيمن سبّ النبی ﷺ ح: ٤٠٧٤]

١٢۔ امام ابن فرحون مالکی: ''آپ ﷺ کی ازواج اور اصحاب نبی ﷺ پر سبّ و شتم اور تنقیص حرام ہے، ایسا کرنے والا ملعون ہے۔ اور ابوبکر، عمر، عثمان، امیر معاویہ، یا عمرو بن عاص ؓ پر کفر و ضلالت کا فیصلہ کرے تو وہ شخص کافر اور واجب القتل ہے۔ اگر عام قسم کی گالی دے تو تادیبی سزا دی جائے گی۔'' [تبصرة الحكام ٢/١٩٥]

١٣۔ جو صحابہ کرام کی تکفیر کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے۔ وہ خود کافر اور مرتد ہے۔ ان سے مناکحت اور مجالست حرام ہے۔[فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ٨/٤٥٥، سیوطی ٢/٥٧٧ عالمگیری ٢/٢٣٩ الباب التاسع فی احکام المرتد] میں خلفائے اربعہ کے ساتھ حضرت طلحہ، زبیر اور عائشہؓ بھی شامل ہیں۔''

١٤۔ ابن عابدین شامی: ''جو کسی صحابی کو گالی دے تو وہ فاسق اور بدعتی ہے۔ اور جو اسے مباح یا کار ثواب بھی سمجھتا ہے یا صحابہ کو کفر کی طرف نسبت کرتا ہے وہ شخص بالاجماع کافر ہو جاتا ہے۔[تنبيه الولاة والحكام على احكام شاتم خير الانام ٢٦٧]

١٥۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ: آپ نے اس حوالے سے خوب تفصیل سے بیان فرمایا ہے: کہ ''صحابہ کرام کو دی جانے والی گالیاں جو نواقض ایمان میں شمار ہوتی ہیں یہ ہیں کہ تمام یا جمہور صحابہ کرامؓ کے دین و عدالت کے حوالے سے دشنام طرازی کرے مثلاً انہیں کفر یا فسق یا گمراہی کی طرف نسبت کرے، یا تواتر روایت سے ثابت فضل و مقام والے کسی صحابی کی تنقیص و اہانت کرے یا کسی ام المؤمنین پر الزام تراشی کرے یہ سب نواقض ایمان میں سے اس لیے ہیں کہ:

(١) یہ قرآن کریم کی کھلی تکذیب اور صحابہ کرامؓ کے تزکیہ نفوس اور مدح و ثناء جمیل پر مشتمل آیات کریمہ کا صاف صاف انکار ہے۔

(٢) یہ سبّ و شتم اللہ تعالیٰ کی طرف۔ العیاذ باللہ۔ جہل و انجانی کو مستلزم کرتا ہے۔ اور ان کی مدح و ثناء پر مشتمل نصوص و نقول کے ساتھ کھلم کھلا کھیل اور مذاق ہے۔

(٣) اس سے رسول اللہ ﷺ کی تنقیص و اہانت کا پہلو نکلتا ہے۔ جس مربی کامل نے ان اصحاب کرام کی تربیت و تزکیہ کی ڈگری دی۔

(٤) دین میں طعن و تشکیک کا ایک انداز اور شریعت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کی ایک گہری سازش ہے۔ کیونکہ انہی نفوس قدسیہ نے دین حنیف ہم تک بلا کم و کاست پہنچا دیا۔ جب دین کا بیڑہ اٹھانے والے واسطے مشکوک و متہم ٹھہرائے جائیں گے تو ان کے توسط سے وصول ہونے والا دین کیونکر صاف و شفاف ہوگا۔[مجلة البيان لندن مارچ تا مئی ١٩٩٦ء]